4

تذکرۃ الشیخ

تاج الشریعۃ

قاضی القضاۃ فی الھند الشاہ العلامۃ اختر رضا خان رحمہ اللہ تعالی

محمد حسان رضا راعینی

ناشر:

تحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

ALL RIGHTS RESERVED

No part of publication may be produced,stored in a retrieval system or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, photocopying or otherwise without the prior permission of the **COPYRIGHT** owner.

Book name : Tazkiratush_Sheikh Tajush_Shariyah

Language : Urdu

Author : Muhammad Hassaan Raza Rayeeni

Recensions : Allama Ghulam Mustafa Razvi Sahab Qibla Bombay

Hijri Date : 06 Zi_Qad 1441H

English Date : 28 June 2020 (Sunday)

Publisher : Tehreek Nizam e Mustafa (India) or TNM Official

Any Query, contact us : 9675801762 & 9720315389

Read another books, visit : archive.org/details/@tehreek_nizam_e_mustafa_

Also follow us on : Facebook || Instagram || Youtube || Twitter

About Us

All Praise is to Allah the Exalted! The revolutionary organization of Ahlus Sunnah wal Jama'ah "Tahreek Nizam e Mustafa" is constantly working for propagating the message of Ahlus Sunnah. And every work which it does is in the light of thoughts and views of Imam Ahmad Raza.
It is an organization comprising of students from schools and colleges as well as seminaries (Madaris). The main aim of our organization is to preserve the beliefs of Ahlus Sunnah and the eradication of various ill practices in the society and regarding the same time and again various articles are published by us and along with it religious gatherings are organized.

It is supplicated to Allah the Exalted that he through the mediation of his Prophet (peace and blessings be upon him) blesses the members of this organization with true love of Islam and keeps them firm on the creed of Ahlus Sunnah wal Jama'ah and gives them success in their goals. Ameen.

انتساب

خانوادۂ رضویہ کے نام جنکی کاری ضربوں سے
دشمنانِ اسلام کے کلیجے پھٹ گئے

"اختر قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر ایک قادری کے لئے"

دوسرے سالانہ **عرس تاج الشریعہ** علیہ الرحمہ کے موقع پر
اہل سنت کے لئے بہترین تحفہ

تقریظ

عزیزم جناب فردین احمد خان رضوی صاحب قبلہ

چیف ایڈیٹر انجم اسلامک میڈیا

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین و علی آلہ الطیبین الطاہرین و صحبہ الغر المیامین و تابیعھم إلی یوم الدین

اما بعد:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ احسان وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی۔ ہر دور اور ہر عصر میں ایسے بندگان خدا پیدا ہوتے رہے ہیں جن کی فغانِ سحری سے مردہ دلوں میں جذبہ ایمانی بیدار ہوتا ہے اور جن کی شب وروز کی تگ ودو سے ایک عالم کو رشد وہدایت ملتی ہے۔ ان کے بے مثال کردار کی شعائیں ہر تاریکی واندھیری کو ختم کر کے حق کی روشنی پھیلاتی ہیں۔ ہمارے دور میں بھی ایک ایسی ہی عدیم النظیر شخصیت جلوہ افروز ہوئی جسے یہ دنیا تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ کے نام سے جانتی ہے۔ اور ان کی مقبولیت کا اندازہ تو اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اس جہان کے کسی ملک میں چلے جائیں آپ کو ان کے چاہنے والے مل جائیں گے۔ جن کی حیاتِ ظاہری ہی میں ان کے متعلق بے شمار رسائل، جرائد، خصوصی شمارے منظرِ عام پر آچکے تھے۔ آج کا اگر جائزہ لیں تو عالم یہ ہے کہ ہر قلم کار چھوٹا ہو یا بڑا، ہر شیخ چاہے کسی سلسلے کا ہو، حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کی مدح میں رطب اللسان نظر آتا ہے۔ ہر ادارہ آپ کو اپنے انداز میں خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے اور ہر اہل سنت کا فرد آپ سے محبت کرتا ہے۔ اسی سلسلۂ نور کی ایک کڑی ہے عزیزم جناب مولانا احسان رضا صاحب راعینی کا یہ رسالہ جس میں موصوف نے شیخ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کی حیات وخدمات کو احسن انداز میں

اجاگر کیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے حلقۂ اہل دانش اور عوام میں پذیرائی عطافرمائے اور ہمیں دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔

آمین یارب العالمین یا مجیب الدعوات بجاہ النبي الأمین من ھو دافع البلاء و الآفات علیہ افضل السلام و أکمل الصلوات۔

درگاہِ تاج الشریعۃ کاایک ادنیٰ سوالی،

فردین احمد خان رضوی

پیلی بھیت شریف، یوپی، انڈیا

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

تاج الشریعہ: علم وعمل کے کامل نمونہ

تاج الشریعہ بدرالطریقہ، وارث علوم اعلیٰ حضرت، نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کا شماران شخصیتوں میں ہے، جن کا ظاہر وباطن دونوں ہی روشن ومنور تھا۔ وہ متبع شریعت تھے اور تقویٰ و پرہیز گاری کے کامل نمونہ تھے۔ ایسی عظیم شخصیتوں کی سیرت وسوانح اور حالات زندگی قوم کے سامنے آنے چاہئے، تاکہ لوگ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا وآخرت کوسنوار سکیں۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان میں بہت سے روشن ومنور آفتاب وماہتاب ہوئے۔ یہ خانوادہ قریباً دوصدی سے اسلام وسنت کی قیادت ورہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اسلامیان ہند کی تاریخ خانوادۂ رضویہ کی بے لوث اور پرخلوص خدمات کے واقعات وحالات سے مالا مال ہے۔ یہ علماوامرا کا خانوادہ ہے۔ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے آباواجداد بھی عالم تھے، اوران کے فرزندان واحفاد واسباط میں بھی بہت سے جلیل القدر علما ہوئے۔ مجدد موصوف کے صاحبزادگان حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں (۱۲۹۲ھ-۱۳۶۲ھ) ومفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفٰی رضا خاں (۱۸۹۲ء-۱۹۸۱ء) اپنے عہد میں مرجع خلائق تھے۔

ماضی قریب میں مجدد ممدوح کے احفاد میں سے تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری قدس سرہ القوی علم وفضل اور زہد وورع میں فائق الاقران تھے۔ ان کے علم وفضل کا شہرہ اور دینی خدمات کا غلغلہ ہر چہار جانب ہے۔ ان کی حق گوئی وحق شناسی بے مثال تھی۔ ان کی قبولیت ومحبت اور شہرت وعظمت قابل دید تھی۔ موصوف جہاں کہیں جلوہ افروز ہوتے، تاحد نگاہ پروانوں کا ایک طویل وعریض مجمع لگ جاتا۔ اس گھرانے کی عظیم شخصیتوں کو دیکھ کر ہر کوئی بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

ایں سلسلہ از طلائے ناب است ایں خانہ ہمہ آفتاب است

(خواجہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی)

فاضل گرامی حضرت مولانا حسان ملک پیلی بھیتی نے حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز کی سیرت وسوانح کا ایک حسین مجموعہ ترتیب دیا ہے۔اس میں صاحب سوانح کی حیات وخدمات کی مختلف جہات وحیثیات کی تفصیل مرقوم ہے۔ یہ فاضل ممدوح کی قلمی کاوشوں کا ایک خوشنما گلدستہ ہے،جس میں قسم قسم کے خوش پیکر پھولوں کی جلوہ نمائی ہے،اور مضامین کا حسن وآرائش قارئین کے لیے متاثر کن ہے۔ایسی تحریریں نظروں کوسروراور دلوں کوفرحت وشادمانی عطا کرتی ہیں۔موصوف کی متعدد علمی وتحریری کاوشوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ ان کے حسن ذوق اور بلند حوصلگی کی واضح مثالیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس قابل قدر کاوش کو قبول فرمائے اور موصوف کو دونوں جہاں کی سعادتوں، برکتوں اور نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔خدمت دین کا جذبہ کامل اور قوی حوصلہ عطا فرمائے ،اور فروغ دین وسنیت کے لیے وسائل مہیا فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

طارق انور مصباحی

مدیر: ماہنامہ پیغام شریعت(دہلی)

05: ذی قعدہ 1441 مطابق: 27: جون 2020

نازتھا جن کی ذات پہ خود مفتی اعظم کو

حضرت مولانا محمد شعیب رضا نظامی فیضی صاحب قبلہ

خادم التدریس والافتاء: دارالعلوم امام احمد رضا بندیشرپور، سدھارتھ نگر

اللہ رب العزت نے خانوادہ رضا (بریلی شریف) کو جن فضائل و کمالات سے نوازہ ہے وہ جگ ظاہر ہے، اس خانوادہ کی سب سے بڑی خوبی عشق رسول میں سرشار ہونا اور اسوۂ رسول پہ کچھ اس طرح کاربند ہونا ہے کہ دنیا ہزار مخالفت کے باوجود ان کے قصیدے پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔

بات اس وقت کی ہے جب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بریلی شریف سے عالمی شہرت یافتہ یونیورسٹی "الجامعۃ الازہر" قاہرہ (مصر) بہ غرض تعلیم تشریف لے گئے، چوں کہ الجامعۃ الازہر صرف اور صرف دینی دانش گاہ نہیں بلکہ عصری علوم وفنون کا مرکز ہے، ساتھ ہی وہاں مختلف جگھوں اور مختلف عادات واطوار اور مختلف نظریات کے مالک طلبہ رہتے ہیں۔ ان کے درمیان اپنے نظریے پہ قائم رہنا بڑا دشوار کام ہوتا ہے لیکن جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو آپ کے طرز عمل پہ اس کا کوئی اثر نہ پڑا۔ بلکہ جیسے آپ اپنے یہاں رہ کر شعائر شریعت کے پابند تھے ویسا ہی وہاں بھی رہے، اور جب امتیازی نمبروں سے پاس ہو کر اپنے وطن لوٹے تو خود حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان نے اسٹیشن جا کر آپ کا استقبال کیا اور دعائیں دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹیوں کی ہوا آپ کو نہ لگی ورنہ تو بہت سارے لوگ وہاں جا کر اپنا حلیہ ہی بدل لیتے ہیں۔

یہ تو آپ کے عادات واطوار کی بات رہی۔ جب آپ نے عملی دنیا میں قدم رکھا تو وہاں بھی آپ عزم استقلال کے پیکر بنے رہے، اور شریعت میں کسی کی طبیعت کو بالکل دخل انداز نہ ہونے دیا۔ ابھی چند سالوں پہلے بابری مسجد مسئلہ پر جب حکومت کے اشارے پر شری شری روی شنکر نے مسلمانوں سے یک طرفہ صلح

کرنے کی پلاننگ کی اور اپنا منصوبہ لے کر مختلف مکاتب فکر کے قائدین کے پاس پہنچا تو اس کا پر زور استقبال کیا گیا آخر میں جب اس نے بریلی کارخ کیا تو اسے دروازہ بند ملا، یہیں سے اس کے منصوبہ کا شیرازہ بکھر گیا۔ یہ عزم واستقلال تھا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا جنھوں نے اتنے بڑے مسئلہ میں حکومت کے سامنے شریعت کو نیلام نہ ہونے دیا۔

تاج الشریعۃ ایک فقیہ ایک قاضی

عزیزم جناب فردین احمد خان رضوی صاحب قبلہ

چیف ایڈیٹر انجم اسلامک میڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلسل شب و روز کا بدلنا اور اسی کے ساتھ وقت کی رفتار میں روز افزوں اضافہ ہر لحظہ ہر آن مذہبِ اسلام کی شان و شوکت کو دو بالا کرتا ہے۔ یہ وہ دین ہے جو زمانہ گزرنے سے فرسودہ نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی آفاقی تصویر کی خوب صورتی کسی خاص عصر کی مرہونِ منت ہے۔ یہ ہر دور کا دین ہے اور قیامت تک کہ لیے آیا ہے۔ خالقِ کائنات نے اپنے فضل سے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے۔ یہ دین بلند ہے اور بلند کرنے والا ہے۔ جو خستہ حال، پستہ و نڈھال بھی اس کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جاتا ہے یہ اسے بھی رشکِ ماہ و مہر بنا دیتا ہے۔ مالکِ کونین کا ہم پر بے پناہ احسان و کرم ہے کہ وہ ہر دور میں تاریکی کو مٹانے اور اسلام کی ضو کو عالم میں پھیلانے والے افراد بھیجتا ہے جن کے ذریعے سے خلقِ کثیر رہنمائی پاتی ہے۔

چمنستانِ عالم کی آبیاری کرنے والی یہ وہ نفوس قدسیہ ہوتی ہیں جن کے ارفع حوصلوں کے آگے کوہ ہمالہ بھی شرماتا نظر آتا ہے۔ اسی کاروانِ علم و حکمت کے ہمارے وقت کے قافلہ سالار تھے حضرتِ تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ۔ جنہوں نے تاریخ انسانیت میں عزم و ہمت کا ایک سنہرا باب لکھا۔ ان کی زندگی پر جس جہت سے روشنی ڈالی جائے اس جہت آپ اپنے وقت میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ آپ ایک اونچے علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے بلکہ آپ نے عالم اسلام میں اپنی الگ پہچان بنائی۔ آپ ایک بلند پایہ محقق، ایک شناسا حدیث داں، فقہ و فتاویٰ میں اعلیٰ مقام رکھنے والے، عربی زبان کے ماہر، ایک

باذوق شاعر اور ایک صاحبِ سلسلہ صوفی تھے۔اسے محض لفاظی نہ سمجھا جائے کہ چار جلدوں میں موجود آپ کا فتاویٰ، صحیح بخاری پر آپ کی تعلیلات، مختلف اردو کتب کی تعریب، عربی و اردو زبان میں آپ کی پُر کشش شاعری اور مختلف موضوعات پر تحقیقی کتب ان تمام باتوں پر دلیل اور آپ کے علمی کمال کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

حضرتِ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خان نوری علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد افتاء کی تمام ذمہ داریاں حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کے شانوں پر تھیں۔اتنا ہی نہیں خود اپنی حیات میں مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ آپ کو اپنا جانشین مقرر کر گئے تھے۔چنانچہ فرماتے ہیں ۔

اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں، یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے بیٹھنے نہیں دیتے اب تم اس کام کو انجام دو میں اسے تمہارے سپرد کرتا ہوں (پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر) آپ لوگ اب اختر میاں سے رجوع کریں انہیں میرا قائم مقام و جانشین جانیں" (فتاویٰ مرکزی دار الافتاء)

بالفاظ دیگر یوں کہیں تو غلط نہ ہو گا کہ آپ ایک ولی کی نگاہِ اسرار بیں کا انتخاب تھے۔اور یہ انتخاب بھی اتنا سچا ثابت ہوا کہ قلیل مدت میں حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ تمام عالم میں بحیثیتِ فقیہ متعارف ہوئے۔جدید مسائل کا حل ہو یا قدیم مسائل کا تصفیہ ہر مجال میں علما و فضلا کا مرکز رجوع آپ کی ذات تھی۔ایک منظر نگاہوں نے وہ بھی دیکھا جب 1995ء میں مبارک پور کے فقہی سیمینار میں جہاں پر وقت کے فقیہ حضرتِ جلال الدین احمد امجدی، علامہ ارشد القادری جیسے رئیس القلم، اور علامہ شریف الحق صاحب جیسے بے نظیر محقق موجود تھے اور سب نے بالاتفاق مسندِ صدارت پر حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کو بٹھایا۔یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اپنے وقت کے اکابرین میں آپ کو کس قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

اب اگر آپ کی فقہی خدمات پر روشنی ڈالی جائے تو پتا چلتا ہے کہ کتابِ زیست کے لگ بھگ سارے اوراق فقہ و فتاویٰ کے ذریعے خلق کی رہنمائی سے عبارت ہیں۔ 2003ء میں شرعی کونسل آف انڈیا کا قیام ہو، یا

پھر 2007ء میں ازہری مہمان خانے میں روزانہ کی فقہی مجالس کا انعقاد یا 2009ء میں آن لائن سوال جواب کا سلسلہ۔ یہ سب آپ کی دینی خدمات کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہیں۔ اسی طرح چار ضخیم جلدوں پر پھیلا ہوا آپ کا فتاویٰ مسمی بہ "المواهب الرضوية في الفتاوى الأزهرية" بھی آپ کی فقہی مہارت پر شاہدِ عادل کی حیثیت رکھتا ہے۔ فتاویٰ کو نگاہ عمق سے دیکھیں تو منکشف ہوتا ہے کہ حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ فقہی کتب پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ مکمل فتاویٰ جگہ جگہ عربی عبارات، مصطلحاتِ فقہیہ اور ادلۂ شرعیہ سے لبالب بھرا نظر آتا ہے۔ مفتی مطیع الرحمن نظامی کی تحقیق کے مطابق فتاویٰ تاج الشریعۃ کی پہلی دو جلدوں میں تخمیناً 1200 مسائل کا حل موجود ہے۔ اور دو جلدوں کا اضافہ ہونے سے اس عدد میں بھی دو گنا اضافہ ہونا چاہیے۔ تاہم حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے جہاں جدید مسائل کا فقیہانہ فیصلہ فرمایا ہے وہیں کئی پرانے مسائل جن میں علما و عوام الجھے ہوئے تھے ان کا تصفیہ اور شبہات کا ازالہ فرمایا ہے۔ نو مولود مسائل مثلاً، ٹائی، فوٹو ویڈیو، لیزر ٹرانسپلانٹ، بلڈ ڈونیشن، آرگن ڈونیشن، کے مسائل میں آپ کے فتاویٰ سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسری طرف قدیم مسائل، مثلاً، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا مسئلہ، وحدۃ الوجود، طلاق ثلاثہ، افضلیت شیخین، صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں، وغیرہ میں آپ کے فتاویٰ نے کثیر علما و فضلا کو متاثر اور کئی افراد کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ یقیناً تمام عالم میں آپ میں نہ صرف ہند بلکہ جمیع عالم اسلام کے قاضی القضاۃ بن کر چمکے۔

خلاصۂ کلام میں اگر یوں کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ اب تک حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کی کتابِ زندگی کے چند اوراق ہی منظرِ عام پر آئے ہیں اور آپ کی شخصیت آفتاب و مہتاب کو شرما رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مزید تحقیق و تدقیق کے ساتھ آپ کی حیات و خدمات کا سنجیدگی اور باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے اور تحقیقی اسلوب میں ان کو منظر عام پر لایا جائے۔

اسی کے ساتھ مضمون اختتام پذیر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں بزرگوں کے فیضان سے مالامال فرمائے۔

آمین یارب العالمین یا مجیب الدعوات بجاہ النبي الأمین من ھو دافع البلاء و الآفات علیه افضل السلام و أجمل الصلوات

طالبِ دعا

فردین احمد خان رضوی

پیلی بھیت شریف، یوپی، انڈیا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ خاندان زندہ اور پائندہ وقار کی علامت بن جاتا ہے جس کے وارثین اپنے اکابرین کی خدمات کو زندہ اور پائندہ رکھتے ہیں۔ یاد کیجئے اس تابناک دور کو جب اہل سنت وجماعت کے اکابرین فتنہ وہابیہ کے سامنے ایک مضبوط دیوار بن کر کھڑے ہو گئے تھے اور اہل سنت کے حق پر ہونے کا ثبوت پیش کیا تھا اور دین میں نئے عقائد کو نشر واشاعت کرنے والوں کے خلاف محاذ بلند کیا تھا جس میں مولوی اسماعیل دہلوی کے فتنے سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے امام فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کا نام سر فہرست آتا ہے۔ آپ نے امتناع النظیر کتاب لکھ کر اسماعیل دہلوی کے باطل نظریات کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد دیو بند سے ایک فتنہ اٹھا جس کو فروغ دینے کے لیے چار مولوی قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل انبیٹھوی نے کام کیا ان کے عقائد بھی وہابیہ کے مشابہ تھے لیکن اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مقلد ہونے کا دعوی کرتے تھے ان لوگوں نے بھی نئے نئے عقائد گڑھ لیے جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

سلام ہو خانوادہ رضویہ کے ان علماء اور مشائخ کو جنھوں نے اس فتنے سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جس میں سر فہرست اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ذات نظر آتی ہے اور آپ کے دونوں صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان اور آپ کے بھائی علامہ حسن رضا خان آپ کے شانہ بہ شانہ رہے اور اس فتنے سے امت مسلمہ کو بچانے کے لیے اپنی زندگیاں صرف کر دیں اس کے ساتھ ساتھ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ، صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ، محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور شیر بیشہ اہل سنت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ کا نام بھی قابل ذکر ہے۔

اسی خانوادۂ رضویہ کے چشم وچراغ جنہیں **تاج الشریعہ** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ کے بارے میں مختصراً عرض کرتا ہوں۔

نام اور نسب:

دستور خاندان کے مطابق آپ کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا۔اور آپ کا پورا نام محمد اسماعیل رضا خان ہے اور عرفی نام محمد اختر رضا خان ہے اور اسی نام سے مشہور بھی ہیں۔اعلی حضرت تک آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان بن مفسر اعظم ہند محمد ابراہیم رضا خان بن حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خان بن اعلی حضرت مفتی محمد احمد رضا خان

رحمھم اللہ تعالی

ولادت:

آپ کی تاریخ ولادت 1 فروری 1943 عیسوی ہے اور یہ تاریخ ولادت آپ نے خود بیان کی ہے آپ کی ولادت کا شانہ اعلی حضرت محلہ سوداگران بریلی شریف میں ہوئی ۔چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں آپ کے والد ماجد نے بڑے اہتمام کے ساتھ رسم بسم اللہ خوانی کی تقریب کا انعقاد کیا جس میں جامعہ رضویہ منظر اسلام کے جملہ اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

حضور تاج الشریعہ نے گھر پر ہی والدہ ماجدہ سے قرآن پاک ناظرہ مکمل کیا اور والد ماجد سے ابتدائی کتابیں پڑھیں اس کے بعد آپ نے جامعہ رضویہ منظر اسلام میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد 1963 عیسوی میں

آپ کے والد ماجد کی مرضی سے آپ کا داخلہ جامعہ ازہر مصر میں ہو گیا وہاں آپنے اصول دین، فن تفسیر و حدیث پر مہارت حاصل کی آپ جس دوران جامعہ ازہر میں زیر تعلیم تھے اسی دوران 1965 عیسوی میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا اس وقت آپ کے حوالے سے انہوں نے بہت قیمتی الفاظ کہے تھے جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں مختصر یہ کہ

"اللہ تعالی کے فضل و کرم سے میرا اختر ابھی جامعہ میں علم کا نور حاصل کر رہا ہے لیکن وہ دن قریب ہے کہ وہ آسمان علم و فضل پر چمکے گا اپنے اس سے روشنی پائیں گے شیاطین کی جماعت اور بد خوا اس سے دور بھاگینگے مگر وہ برق خاطف کی طرح ان کا پیچھا کرے گا"

(حیات تاج الشریعہ وحیات مفسر اعظم)

درس وتدریس:

1967 عیسوی میں آپ نے منظر اسلام میں تدریس کا آغاز کیا۔ 1978 عیسوی میں آپ صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوئے اور 1982 عیسوی سے آپ نے درس قرآن وحدیث کا سلسلہ جاری کیا جس سے دنیا بھر کے علمانے استفادہ کیا۔

حج وزیارت اور غسل کعبہ:

حضور تاج الشریعہ نے پہلا حج 1983 عیسوی میں ادا کیا اور تقریبا پانچ حج ادا فرمائے۔اور متعدد عمروں سے بھی فیض یاب ہوئے اور رمضان شریف کے حسین ایام کئی بار مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ میں گزارے

10 جون 2013 مطابق 1 شعبان 1434ھ کو غسل کعبہ سے فیضیاب ہوئے۔جب آپ کعبہ شریف کے اندر داخل ہو رہے تھے تو وہاں موجود لوگ آپ کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے یہ کون شیخ ہیں؟ اور کعبہ میں موجود لوگ آپ کو شیخ کبیر بول رہے تھے اور دعا کے لئے گذارش کر رہے تھے۔

(ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف ستمبر ۲۰۱۳ صفحہ 3-5)

تصانیف:

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں اور اعلی حضرت کی اردو کتابوں کا عربی میں اور عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا آپ کی کچھ تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ شرح حدیث نیت

یہ "انما الاعمال بالنیات" کی شاندار شرح ہے۔

۲۔ ھجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ آثار قیامت

قیامت کا قائم ہونا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے یہ کتاب اسی تعلق سے ہے تبشیر وانذار پر مشتمل ہے۔

۴۔ تین طلاقوں کا شرعی حکم

یہ دراصل ایک سوال کے جواب میں ہے اس کا کچھ حصہ یوں ہے۔

"فی الواقع ائمہ اربعہ وجماہیر اہل سنت کا سلفاو خلفااس امر پر اجماع ہے کہ یکبار گی تین طلاقیں دینے کی صورت میں بیوی پر تین ہی واقع ہوں گی اس امر میں کسی معتد بہ کا اختلاف نہیں"۔

(سوانح تاج الشریعہ، صفحہ نمبر 108)

۵۔ سنو چپ رھو

یہ قراءت خلف الامام کے موضوع پر بہترین کتاب ہے اس کتاب کے آخر میں دو قطع مکتوب ہیں جو کتاب کے ماحصل کو ظاہر کرتے ہیں۔

تلاوت کلام الٰہی جب ہو

کسی کی سنو تم نہ اپنی کہو

تقاضائے آداب الفت یہی ہے

ہے واجب یہ تم پر سنو چپ رہو

(سوانح تاج الشریعہ، صفحہ نمبر 109)

۶۔ٹائی کا مسئلہ

۷۔تصویروں کا حکم

۸۔ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن

۹۔دفاع کنزالایمان

۱۰۔المعتقد المنتقد اور المستند المعتمد کا اردو ترجمہ

المعتقد المنتقد عالم جلیل حضرت مولانا شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے اور اس کتاب پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے حواشی تحریر کی جس کا نام المستند المعتمد رکھا یہ دونوں عربی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ حضور تاج الشریعہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا اس اردو ترجمہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس پر ہند و پاک کے 22 جید علمائے کرام نے تقاریظ قلم بند فرمائیں۔انہیں جید علماء میں سے حضرت مفتی محمد صالح راعینی صاحب قبلہ اس ترجمہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"ترجمہ نے معتقد و مستند کو گویائی زندگی و تابندگی دے دی"

اور لکھتے ہیں۔

"ترجمہ کی وقعت کا اندازہ حضرت مترجم کی شان عالمیت دیکھ کر ہر کس و ناکس بآسانی لگا سکتا ہے البتہ ترجمہ کی خوبیاں گننا اور بیان کرنا اور بات ہے"

(سوانح تاج الشریعہ، صفحہ نمبر 115-116)

۱۱۔ اھلاک الوھابیین علی توھین قبور المسلمین

یہ بھی اعلیٰ حضرت کی تصنیف ہے اس کا آپ نے اردو میں ترجمہ کیا۔

۱۲۔ تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون

یہ اعلیٰ حضرت کی اردو میں تصنیف ہے اس کا آپ نے عربی میں ترجمہ کیا۔

۱۳۔ الھاد الکاف فی حکم الضعاف

یہ اصول حدیث، حدیث ضعیف کے موضوع پر اعلیٰ حضرت کی لاجواب کتاب ہے جو کہ اردو میں تھی اس کا عربی میں ترجمہ حضرت تاج الشریعہ نے کیا۔

عربی زبان میں آپ کی تصانیف:

۱۴۔ الفردہ فی شرح البردہ

یہ امام بوصیری علیہ الرحمہ کا معروف و مشہور دیوان قصیدہ بردہ کی شرح ہے ۔ جسے حضور تاج الشریعہ نے تصنیف فرمایا۔

۱۵۔ حقیقت البریلویہ معروف بہ مرأت النجدیہ بجواب البریلویہ

غیر مقلد عالم احسان الہی ظہیر نے البریلویہ لکھ کر بریلویہ کو نیا فرقہ بنانے کی سر توڑ کوشش کی اس کے جواب میں حضور تاج الشریعہ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔

۱۶۔ الصحابۃ نجوم الھدایۃ

۱۷۔ تحقیق انا ابا ابراھیم علیہ السلام تارخ ولیس آزر

۱۸۔ نھایۃ الزین فی تخفیف عن ابی لھب یوم الاثنین

سفینہ بخشش آپ کا نعتیہ دیوان:

حضور تاج الشریعہ جہاں ایک بے مثال فقیہ تھے وہی بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اس کا اندازہ آپ کے نعتیہ دیوان کو دیکھنے سے لگتا ہے اگر کوئی سچے دل سے آپ کے کلام کو سماعت کرے تو اس کا دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو جائے اور آنکھیں نم ہو جائیں جس کی کچھ مثالیں بیان کرتے ہیں۔

منور میری آنکھوں کو میرے شمس الضحی کر دیں

غموں کی دھوپ میں وہ سایہ زلف دتا کر دیں

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبا کر دیں

نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

مقطع میں فرماتے ہیں۔

مجھے کیا فکر ہو اختر میرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کر دیں

چہرہ ایسا کہ خدا یاد آئے:

کنزالعمال میں حدیث پاک ہے۔

أولياء الله الذين إذا رؤوا ذكر الله

.اللہ کے ولی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آئے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو جب دیکھتے تھے تو واللہ خدا یاد آجاتا تھا گویا ایسا لگتا تھا کہ حضور تاج الشریعہ مذکورہ حدیث کی تفسیر بن کر ہمارے سامنے موجود ہوں فقیر خود اس بات کا مشاہدہ کر چکا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ آپ اللہ کے **ولی**، **بے مثال عالم دین**، **فقیہ**، **مفسر اور شاعر** تھے آپ نے پوری زندگی حق کی آواز کو بلند کیا اور کبھی بھی صداقت و حقانیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا چاہیں کتنے ہی مصلحت کے تقاضے کیوں نہ ہو ہر مسئلے پر آپنے بے خوف و نڈر ہو کر جواب دیے چاہیں وہ نسبندی کا مسئلہ ہو یا بابری مسجد کا مسئلہ ہو یا پھر سعودی حکومت کے مظالم ہوں یا ٹائی یا ٹی وی ویڈیو کا مسئلہ ہو۔

شریعت کے مسئلے میں آپ نے ذرا سا بھی ہلکا پن نہیں آنے دیا چاہیں دنیا ناراض ہو جائے لیکن جو شریعت کا حکم تھا آپ نے وہی بیان کیا

وصال:

آپ 20 جولائی 2018 بروز جمعہ مغرب کے وقت اس دار فانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف کوچ کر گئے آپ کا وصال عالم اہل سنت کے لئے بہت بڑا خسارہ ہے کیونکہ **موت العالم موت العالم**۔

پوری دنیا خاص کر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور بغداد شریف، مصر، ترقی، لندن، پاکستان سری لنکا سے مشائخ اہل سنت اور علماء اہل سنت نے آپ کے لئے تعزیت نامے پیش کئے اور کثیر تعداد میں مسلمان آپ کے جنازے میں شریک ہوئے جس کا احاطہ کرنا ممکن نہ تھا۔

اختر قادری خلد میں چل دیا

خلد وا ہے ہر ایک قادری کے لئے

اللہ سے دعا ہے پیر مرشد حضور تاج الشریعہ کے صدقے میں اس مختصر مقالے کو قبول فرمائے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔۔ آمین

4 ذی القعدۃ 1441ھ

مطابق 26 جون 2020

بروز جمعہ مبارک